اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّد النّبیّ الامّی وعلیٰ الہٖ وسلّم تسلیما

گلستانِ نعتِ شریف

جلد اول

از قلم

مبلغ مداریت مولانا فرید احمد شکوہی مداری بہیڑی ضلع بریلی

دار الاشاعت بزم حضور مبلغ مداریت بہیڑی ضلع بریلی یوپی

نام کتاب	:	گلستان نعت شریف
نام مصنف	:	مبلغ مداریت مولانا فرید احمد شکوہی مداری بہیڑی ضلع بریلی
طباعت	:	ذی الحجہ ۱۴۵۶ھ جون ۲۰۲۵ء
جمع وترتیب	:	مولانا ضیغم فرید مصباحی مداری
پروف ریڈنگ	:	شکیل احمد شکوہی مداری
کمپوزنگ	:	راحل فرید مداری
ناشر	:	بزم حضور مبلغ مداریت بیتڑی ضلع بریلی یوپی انڈیا

حمد

دل میں ہو عشقِ مصطفٰے یا رب
جب بھی ہو میرا خاتمہ یا رب

آیا لب پر یہ بر ملا یارب
تجھ کو ہر حمد ہے روا یارب

تھا برا ہو گایا بھلا یارب
جس پہ ترا کرم ہوا یارب

اک سوا ترے میں کہاں جاؤں
سن لے میری بھی التجا یارب

پنجتن پاک کے توسل سے
بخش دے میری ہر خطا یا رب

زندگی پا گیا دو عالم میں
راہ میں تری جو مرا یا رب

کہہ دیا لا علاج------ دنِایا نے
بخش دے مجھ کو تو شفا یارب

دے دیا تو نے اپنی رحمت سے
صدقۂ---- شاہِ انبیا یا رب

حشر میں اوڑھنے کو مل جائے
ترے الطاف کی ردا یا رب

ہو فریدِ حزیں پہ چشمِ کرم
یہ ہے مجبور و بے نوا یا رب

حمد

پہلے خدائے پاک کی حمد و ثنا کرو
پھر اس کے بعد ذکر شہہِ انبیاء کرو

خوف الٰہی دل میں ہمیشہ رکھا کرو
اس کی رضا پہ صابر و شاکر رہا کرو

اک کام میں بتاتا ہوں اس کو کیا کرو
دل کا سکون چاہو تو ذکر خدا کرو

چاہو اگر جو قرب خدا و رسول تم
اسلامی راستے پہ ہمیشہ چلا کرو

دی ہے خدائے پاک نے دولت اگر تمھیں
کچھ اس کے نام پاک پہ صدقہ کیا کرو

عدلِ عمر سبھی کو سبق دے رہا ہے یہ
جب بھی کرو تو مومنو حق فیصلہ کرو

ہونا جو چاہتے ہو دو عالم میں کامیاب
تو پنج وقتہ آپ نمازیں پڑھا کرو

ہے مشورہ فرید کا اے دوستو تمھیں
جو کام بھی کرو تو ہمیشہ بھلا کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حمد

خداء پاک دیتا ہے یہ ہم تسلیم کرتے ہیں
محمد مصطفی سب کو مگر تقسیم کرتے ہیں

نبی آل نبی کی دل سے جو تعظیم کرتے ہیں
مقدر میں وہ اپنے کوثر و تسنیم کرتے ہیں

وہ جائیں گے ---- لجام نار پہنے جانب دوزخ
جو قرآں اور حدیثوں میں اگر ترمیم کرتے ہیں

یہ ہے اعجاز انگشت مبارک کا شہہ دیں کی
وہ جب بھی چاہتے ہیں تو قمر دونیم کرتے ہیں

وفور شوق سے جنت میں اپنا گھر بنانے کو
رسول پاک کا ہر حکم ہم تسلیم کرتے ہیں

پہل ہے میم سے مکہ مدینہ اور مکنپور کی
اسی باعث محبت سے ادا ہم میم کرتے ہیں

اسی کا مدعا -------- منظور کرتا ہے تعالی اللہ
شہہ کون و مکاں کاغذ پہ جسکے جیم کرتے ہیں

فرید زار ----- ان کی عزتیں ہیں دونوں عالم میں
محمد مصطفی کی دل سے جو تحریم کرتے ہیں

استغاثہ

ذبیح اللہ سا اے رب تو ایثاری جگر دے دے
نبی کا واسطہ ہم کو براہیمی نظر دے دے

جو تیرے نام پر کٹ جائے ہم کو ایسا سر دے دے
الٰہی دشمنانِ دین پر فتح و ظفر دے دے

بروز حشر اس کا مال و زر بھی کام آئے گا
غریبوں بے نواؤں کو جو اپنا مال و زر دے دے

کسی کو بخشدے عزت کسی کو بخشدے حشمت
مجھے شرفِ غلامئِ شہہ ِ خیر البشر دے دے

خدایا ہند کو اسلام کی ترویج کی خاطر
مدارالعا لمیں سا پھر کوئی اب راہبر دے دے

صداقت اور قناعت کر عطا بو بکر و حیدر کی
حیاءِ حضرتِ عثمان اور عدلِ عمر دے دے

جبیں سائی کو اے مو لٰی طفیلِ سرورِعالم
فریدِ زار کو پیارے علی کا سنگِ در دے دے

نعت شریف

مری زندگی ہے عطائے محمد
مرے قلب میں ہیں سمائے محمد

بکھرتے ہیں ہر سمت رحمت کے موتی
لبوں پر ہے میرے ثنائے محمد

نہیں ان کی مرضی میں تفریق کوئی
خدا کی رضا ہے رضائے محمد

خطا بخش دے میری امت کی مولیٰ
ہر اک وقت تھی یہ دعائے محمد

زمیں آسماں کیا مہہ و کہکشاں کیا
بنے ہیں دو عالم برائے محمد

بروزِ جزا سر چھپانے کے خاطر
بڑے کام آئی ردائے محمد

نہیں کچھ کمی اس کو دونوں جہاں میں
فریدِ نوا ہے گدائے محمد

نعت شریف

اگر مصطفٰی کی عنایت نہ ہوتی
تو مجھ سے بیاں ان کی مدحت نہ ہوتی

یہ سچ ہے کسی کی ولادت نہ ہوتی
اگر نورِ احمد کی خلقت نہ ہوتی

تبسم کا ان کے نہ فیضان ملتا
تبسم میں میرے نزاکت نہ ہوتی

نہ محفوظ رہ پاتی دیں کی عمارت
جو سبطِ نبی کی شہادت نہ ہوتی

نہ ہوتا جو روضہ یہاں مصطفٰی کا
تو طیبہ کو حاصل یہ شہرت نہ ہوتی

اگر مجھ پہ ہوتا نہ لطفِ محمد
تکلم میں میرے لطافت نہ ہوتی

بروزِ جزا جانے کیا حشر ہوتا
اگر کملی والے کی رحمت نہ ہوتی

رخِ نازنیں کا جو صدقہ نہ ملتا
مہ و کہکشاں میں یہ رنگت نہ ہوتی

فریدِ حزیں نعت گوئی تھی مشکل
اگر تجھ پہ آقا کی شفقت نہ ہوتی

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

نعت شریف

مدحتِ مصطفیٰ کی جزا مل گئی
حشر میں رحمتوں کی ردا مل گئی

لائقِ رشک ہیں جن کو سرکار کے
عشق کی نعمتِ بے بہا مل گئی

کون ہے خلد جانے سے جو روک لے
مجھ کو حسنین کی جب رضا مل گئی

مل گیا میرے دل کو قرار و سکوں
جب دیارِ نبی کی ہوا مل گئی

اب کسی بھی دوا کی ضرورت نہیں
ان کے قدموں کی خاک شفا مل گئی

نقشِ پائے محمد پہ جو چل پڑے
ان کو ہر منزلِ ارتقا مل گئی

سرخرو ہو گیا تو فریدِ نوا
جب تجھے تیری ماں کی دعا مل گئی

نعت شریف

موتیوں کی لڑی پروتے ہیں
آنسوؤں سے گناہ دھوتے ہیں

رات بھر جاگ کر مرے آقا
اپنی امت کے غم میں روتے ہیں

عشق و الفت میں وہ مکمل ہیں
ہجرِ محبوب میں جو روتے ہیں

دیکھو مولیٰ علی شبِ ہجرت
چین سے گھر نبی کے سوتے ہیں

رکھتے ہیں ٹھوکروں میں سلطانی
جو غلامِ رسول ہوتے ہیں

مصطفٰی فاطمہ علی حسنین
پنجتن میں شمار ہوتے ہیں

بھول کر ہم فرید حکم خدا
عمر غفلت میں اپنی کھوتے ہیں

نعت شریف

مناتے تھے خوشی سب جھوم کر گھر گھر مدینے میں
جو ہجرت کرکے آئے شافعِ محشر مدینے میں

کسی دن خواب میں نورِ مجسم اتنا فرما دیں
سنا دیوانے ہم کو نعت اب آ کر مدینے میں

خدایا زندگی میں میری یہ لمحات آجائیں
گزاروں رات مکہ میں رہوں دن بھر مدینے میں

میرے سرکار کی اس پر شفاعت ہوگئی واجب
زیارت کر لے جو بھی روضے کی جاکر مدینے میں

بہارِ جنتِ رضواں بہت مشہور ہے لیکن
نظارہ ہے بہار خلد سے بڑھ کر مدینے میں

چمکتے اور دمکتے ہیں دو عالم نور سے جس کے
لگا یا رب نے ہے وہ نور کا ٹاور مدینے میں

زمین و آسماں میں وہ جگہ سب سے معظم ہے
نبی کی جس جگہ ہے تربتِ اطہر مدینے میں

نہ ہو آواز اونچی شاہِ دیں کے آستانے پر
ادب ملحوظ رکھنا مومنو جاکر مدینے میں

حیا صدق و سخا اور عدل کے گوہر لٹاتے تھے
ابوبکر و عمر عثمان اور حیدر مدینے میں

نہ دنیا کے نظاروں میں نہ خوشیوں کی قطاروں میں
سکوں و چین ملتا ہے ہمیں جا کر مدینے میں

فریدِ جعفری وہ شخص قسمت کا سکندر ہے
درِ خیرالامم کا جو بھی ہے نوکر مدینے میں

نعت شریف

بلندی پہ چڑھنے کا زینہ ملا ہے
ہمیں تاجدارِ مدینہ ملا ہے

خلائق میں نورِ مجسم کے جیسا
زمانے میں ڈھونڈا کوئی نہ ملا ہے

برائے عبادت ہمیں مصطفیٰ کا
یہ شعبان جیسا مہینہ ملا ہے

چمن کا ہر اک گل ادب سے یہ بولا
مجھے مصطفیٰ کا پسینہ ملا ہے

نہ ان کو سمجھ اپنے جیسا بشر تو
سمجھ کا تجھے گر قرینہ ملا ہے

نہ کیوں ہم کریں ناز ان کے کرم پر
کرم ان کا روز و شبینہ ملا ہے

فریدِ نوا دل کی انگشتری کو
محمد کے جیسا نگینہ ملا ہے

نعت شریف

بگڑی قسمت اگر بنانا ہے
میں بتاتا ہوں اک ٹھکانہ ہے

جاؤ جا کر بنالو خود قسمت
بس درِ مصطفیٰ پہ جانا ہے

اے خدا دل کو آئینہ کردے
اس میں عشق نبی بسانا ہے

علم دینِ نبی کی شمع سے
تیرگی جہل کی مٹانا ہے

اچھے اعمال ساتھ میں لے لو
آخرت کو اگر سجانا ہے

ہو کا عالم ہے جس طرف دیکھو
یہ زمانہ بھی کیا زمانہ ہے

جو مداوائے رنج وغم ہیں فرید
قصۂ غم انہیں سنانا ہے

نعت شریف

رحمتوں کا نشاں مدینہ ہے
بس اماں ہی اماں مدینہ ہے

درد مندوں کے واسطے ہر دم
راحتِ قلب و جاں مدینہ ہے

سب کو ملتا ہے بے حساب یہاں
کچھ نہیں این و آں مدینہ ہے

جب سے آقا نے رکھ دیئے ہیں قدم
تب سے دار الاماں مدینہ ہے

فاطمہ و حسن ہیں اور عابد
جلوہ فرما جہاں مدینہ ہے

جلوہ گاہِ شہہِ انام ہے یہ
اس لیئے میری جاں مدینہ ہے

سب سے افضل جہاں کے شہروں میں
واقعی بے گماں مدینہ ہے

نور والے کے نور کے صدقے
نور کی کہکشاں مدینہ ہے

اے فریدِ حزیں محبت کی
اک حسیں داستاں مدینہ ہے

نعت شریف

غم مجھ کو نہیں کوئی دشوار مراحل میں
آقا مرے حامی ہیں پیچیدہ منازل میں

مصروف ہے بس مسلم دنیاوی مشاغل میں
دلچسپی نہیں اس کو کچھ دینی مسائل میں

اپنے ہوں کہ بیگانے سب جھوم اٹھے سن کر
جب ذکر کیا ان کا ہم نے کسی محفل میں

سب ڈھونڈھنے والوں نے ڈھونڈا کئے عالم میں
ان جیسا نہیں پایا عادات و خصائل میں

پیغامِ رسالت کی ترویج و اشاعت کو
سر لے کے چلے آئے ہم کوچۂ قاتل میں

ادراک سے باہر ہیں اعداد سے بڑھ کر ہیں
کر پائے رقم کوئی کیا ان کے فضائل میں

اس دور میں دیکھو تو قرآنِ مقدس کو
جزدان کی زینت ہے یا پھر ہے حمائل میں

ہم کو تو فرید احمد بس ان کا سہارا ہے
دنیاوی مسائل میں اور اخروی منزل میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

نبی کا ذکر ہر اک صبح و شام کرتے ہیں
ہم اپنی روح کو یوں شاد کام کرتے ہیں

جو نوش حُبِ محمد کا جام کرتے ہیں
دیارِ عشق میں حاصل مقام کرتے ہیں

پئے اشاعتِ دیں اے صحابۂِ آقا
تمہارے عزم کا ہم احترام کرتے ہیں

وہ دو جہاں میں صداقت کے تاجدار ہوئے
جو جان و مال سبھی ان کے نام کرتے ہیں

فرشتے صبح و مساء مصطفٰی کے روضے پر
جبینِ شوق سے جھک کر سلام کرتے ہیں

وہ امر امرِ موءکد ہوا شریعت میں
مرے حضور جسے بھی مدام کرتے ہیں

فرید ہوتے ہیں خوش ان سے سرورِ عالم
جو مدحِ حضرتِ عالی مقام کرتے ہیں

نعت شریف

دولت پسند ہے نہ امارت پسند ہے
مجھ کو درِ رسول کی خدمت پسند ہے

ہیں اور جن کو صرف امامت پسند ہے
مجھ کو مگر خدا کی عبادت پسند ہے

کتنا حسین ہے ترا اندازِ گفتگو
حق کو ترے لبوں کی حکایت پسند ہے

رب سے ڈرو نہ کذب بیانی کبھی کرو
صادق بنو کہ رب کو صداقت پسند ہے

جیسے ہے پیار آپ کو امت سے ہر گھڑی
ویسے خدا کو آپ کی امت پسند ہے

اصحابِ مصطفیٰ یہی کہتے تھے شوق میں
مولیٰ۔۔ ترے نبی کی رفاقت پسند ہے

تھوڑے پہ صبر کرنے کی عادت بنایئے
کیونکہ حبیبِ رب کو قناعت پسند ہے

پاکی کا ان کی ذکر کیا ہے قرآن میں
مولیٰ کو پنجتن کی طہارت پسند ہے

سب پر لٹاؤ گوہر اخلاق اے فرید
گرچہ زمانہ ہوگیا شدت پسند ہے

نعت شریف

سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے سخی ہے
میرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نبی ہے

سرورِ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیں کی
شان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑی ہے

عشقِ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محمد
دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی لگی ہے

ہستی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری
دودھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دُھلی ہے

خلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بداماں
ان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی گلی ہے

در۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے تمہارے
بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لو لگی ہے

میرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹھکانہ
شہرِ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نبی ہے

ان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی محبت
دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں بسی ہے

ان کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غلامی
ہم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو ملی ہے

لب ـــــ پہ ـــــــ ہمارے
نعتِ ـــــــ نبی ـــــــــــ ہے
میرا ـــــــــــــــــــــــــ وظیفہ
نادِ ـــــــــــــــــــــــ علی ہے

میرا ـــــــــــــــــــــــــ مسیحا
زندہ ـــــــــــــــ ولی ـــــــ ہے
آجا ـــــــ فرید ـــــــ آ
بزم ـــــــــــــ سجی ـــــــ ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

غم ہوا کافور ہے ماہ ربیع النور سے
دل خوشی سے چور ہے ماہ ربیع النور سے

سرورِ دیں کی ولادت کا مہینہ آگیا
سب کا دل مسرور ہے ماہ ربیع النور سے

جو بھی ہے ابلیس کا ساتھی جہاں میں دوستو!
وہ-------- بہت رنجور ہے ماہِ ربیع النور سے

جس جگہ ہوتی ہے میلاد محمد وہ جگہ
جلوہ گاہِ طور ہے ماہِ ربیع النور ہے

ہے عرب کی سر زمیں سے خود بخود ہی مٹ گیا
ظلم --------کا دستور ہے ماہ ربیع النور سے

ہر دکھی انسان یہ کہتا نظر آیا ہمیں
ہوگیا دکھ دور ہے ماہِ ربیع النور سے

بعثتِ خیر البشر پر اے فریدِ خوش ادا
چاروں جانب نور ہے ماہ ربیع النور سے

نعت شریف

جب دھوپ میں وہ شاہِ زمین و زماں چلے
رحمت۔۔۔ کا ابر ان پہ کئے سائباں چلے
نعتِ محمدی کے ہوں نغمات وردِ لب
سوئے مدینہ جب بھی مرا کارواں چلے
اللہ۔۔۔ اور ۔۔۔ اس کے نبی ۔۔۔کا بیان ہو
جب تک ہماری سانسوں کی یہ داستاں چلے
محفوظ ہو چلے ہیں وہ فکر جہان سے
لے کر درِ نبی سے جو امن و اماں چلے
عظمت کو ان کی دیکھ کے حیراں ہے جبرئیل
جب لا مکاں کو سرورِ کون و مکاں چلے
طیبہ سے رخصتی پہ سبھی عاشقِ نبی
لے کر غمِ فراق کا بارِ گراں چلے
تاریک وادیاں بھی ہیں پر نور ہو گئیں
جب ان میں مسکراتے شہہ دو جہاں چلے

مرضی پہ ان کی چھوڑ دے ہر ایک مرحلہ
جب تک فرید جسم میں روح رواں چلے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

غلامانِ محمد۔۔۔۔۔ ہیں ہمیں ڈرنا نہیں آتا
حسد کی آتشیں لپٹوں میں ہاں جلنا نہیں آتا

انہوں نے ہی کہا ہے اپنے جیسا سرورِ دیں کو
جنہیں انگلی پکڑ کر ۔۔۔آج تک چلنا نہیں آتا

زمانے کے یہ ظالم اور جابر کیا جھکائیں گے
خدا کے ما سوا ہم کو کہیں جھکنا نہیں آتا

عجب ایمان والے ہیں جنہیں دنیاوی لذت میں
سرورِ عشقِ احمد کا مزہ چکھنا نہیں آتا

بہت کم ظرف ہیں جو جان کر حق کو دباتے ہیں
تعاون اہل باطل کا ہمیں کرنا نہیں آتا

انہیں دنیاوی آرائش سے کچھ حاصل نہیں ہوگا
جنہیں اعمال کے زیور سے گر سجنا نہیں آتا

ہمارے آج کل کے نو جوانوں کو فرید احمد
یہ سچ ہے سانچۂ اسلام میں ڈھلنا نہیں آتا

نعت شریف

جن کو طیبہ کے نظارے ہوگئے
رفعتوں کے چاند تارے ہوگئے
کلُ ---- جہاں کے وہ دلارے ہوگئے
مصطفیٰ کے جو بھی پیارے ہوگئے
گنبدِ خضریٰ ------ نظر آنے لگا
پورے اب ارماں ہمارے ہوگئے
خواب میں جس کے بھی آئے مصطفیٰ
اوج ---------پر اس کے ستارے ہوگئے
آگئے------- سرکار تیری قبر میں
تیرے اب تو وارے نیارے ہوگئے
ٹوٹی کشتی سے پکارا جب انہیں
خود بخود -- حاصل کنارے ہوگئے
چھوڑ کر شیریں دہانی کی صفت
آج کیوں سب لوگ کھارے ہوگئے
چل دیئے عاشق سبھی اب خلد کو
ان کی ---- رحمت کے اشارے ہوگئے
یارسول اللہ -------- جب ہم نے کہا
نجدیوں کے دل چھوہارے ہوگئے
اے--------- فریدِ زار جب آئے شہا
شادماں سب غم کے مارے ہوگئے

نعت شریف

رحمت دو عالم کی رحمتوں کا اندازہ
کون کر سکا ان کی عظمتوں کا اندازہ

کر نہ پایا دنیا میں کوئی بھی بشر اب تک
آمدِ محمد ------ پر برکتوں کا اندازہ

کائناتِ عالم ہے زیرِ سایۂ رحمت
کیجئے محمد کی شفقتوں کا اندازہ

پوچھئے؟ بتائیں گے حضرتِ بدیع الدیں
ان کے پائے اقدس کی رفعتوں کا اندازہ

کون ان کا عاشق ہے کون ان کا دیوانہ
قبر و حشر میں ہوگا چاہتوں کا اندازہ

بعدِ رحلتِ آقا ان کے دل پہ کیا گزری
فاطمہ کی کیسے ہو فرقتوں کا اندازہ

اے فرید محشر میں بالیقیں تمہیں ہوگا
دینِ سرورِ دیں کی خدمتوں کا اندازہ

نعت شریف

ہو مبارک مومنو! پھر ماہِ رمضاں آگیا
رحمت و انوارِ حق کا بن کے مہماں آگیا

ماہِ رمضاں کی فضیلت اسلیے ہے اور بھی
اس میں رب دو جہاں کا پاک قرآں آگیا

ماہِ رمضاں کا ہر اک روزہ بروزِ آخرت
روزہ داروں کے لیئے بن کر نگہباں آگیا

از یکم شوال جو تھے منتظر رمضان کے
رحمتوں کے ساتھ ان کے دل کا ارماں آگیا

یہ مہینہ خاص ہونگی اس میں سب پررحمتیں
ہر کسی کا رحمتوں سے بھرنے داماں آگیا

یہ مہینہ اپنے دامن میں سمیٹے برکتیں
ہر دلِ مومن کو ہے کرنے خراماں آگیا

صورتِ رمضان میں رب کی طرف سے اے فرید
ہم گنہگاروں کی بخشش کا ہے ساماں آگیا

نعت شریف

نام نامی آپ.. کا یا مصطفیٰ
عرش پر بھی ہے لکھا یا مصطفیٰ

قاسمِ رزقِ خدا یا مصطفیٰ
خیر و برکت ہو عطا یا مصطفیٰ

شافعِ روزِ جزا یا مصطفیٰ
آپ ہی ہیں باخدا یا مصطفیٰ

کام بگڑا بن گیا یا مصطفیٰ
جب کبھی ہم نے کہا یا مصطفیٰ

تم پہ ہیں قربان میری زینتیں
خلد سے آئی ندا یا مصطفیٰ

کنکروں نے ہاتھ میں بو جہل کے
آپ کا کلمہ پڑھا یا مصطفیٰ

بخشا جائے گا یقیناً حشر میں
آپ کا جو بھی ہوا یا مصطفیٰ

آپ کی سیرت کا ہر اک باب ہے
امن و رحمت سے بھرا یا مصطفیٰ

روضہ انور تمہارا واہ۔۔۔ واہ
کس قدر ہے خوشنما یا مصطفیٰ

حشر کے دن پیاس کی شدت ہو جب
ہو مجھے کوثر عطا یا مصطفیٰ

مجھ فرید زار کی ہر اک جگہ
لاج رکھئے گا سدا یا مصطفیٰ

نعت شریف

خواہش نہیں کہ دیکھنے دیروحرم ملے
بس دیکھنے کو روضۂ خیرالامم ملے

عشقِ نبی کے سوز سے خوش ہو کے کہہ اٹھا
کتنے حسین مجھ کو محبت کے غم ملے

گرویدہ جو ہو پیار میں خیرالانام کے
کیون کر اسے جہان کا کوئی الم ملے

جس پر رکھے ہیں سرورِ کونین نے قدم
وہ ارضِ پاک , کیسے نہ رشکِ ارم ملے

ہم عاصیوں کو ڈھونڈا گیا روزِ حشر جب
تب دامنِ حبیب کے سائے میں ہم ملے

اصحاب نے سنبھال کے سینے میں رکھ لیئے
عشقِ محمّدی میں انہیں جتنے غم ملے

صدقہ میں نورِ رحمتِ عالم کے اے فرید
یہ عرش و کرسی اور یہ لوح و قلم ملے

نعت

قیام اس جہاں کا بڑا مختصر ہے
ازل سے ابد تک سفر ہی سفر ہے

رضائے محمد جو پیشِ نظر ہے
تو پھر زندگی واقعی معتبر ہے

نصیبہ مرا کس قدر اوج پر ہے
میسر مجھے عشقِ خیر البشر ہے

یقیناً وہ فرمائیں گے چشمِ رحمت
فغاں میں ہماری اگر کچھ اثر ہے

ہے کاکل پہ شب کی سیاہی نچھاور
رخِ مصطفیٰ رشکِ شمس و قمر ہے

مجھے موت آئی محبت میں ان کی
مری زندگی اب ہوئی کار گر ہے

فرید اپنے اعمالِ حسنہ تو لے لو
رہِ آخرت میں خطر ہی خطر ہے

نعت پاک

ہیں ہر سمت تیرے سدا چاند تارے
ترے حسن پر ہیں فدا چاند تارے
فقط رات ہی کیا دکھائی دیں دن میں
جو پا جائیں تیری رضا چاند تارے
ترے نوری قدموں کی تلچھٹ کے صدقے
ہیں پر نور۔۔۔۔ رنگیں ادا چاند تارے
کرے وصفِ رخ کہہ کے والشمش مولیٰ
کجا روئے سرور کجا چاند تارے
عقیدت سے طیبہ کے ذروں میں دیکھو
نظر آئیں گے جا بجا چاند تارے
قصیدہ پڑھیں گے جمالِ نبی کا
ہوئے جب کبھی لب کشا چاند تارے
چھپے ہوں نقابوں میں قطب الوریٰ کے
جو دیکھا تو ایسا لگا چاند تارے

فرید اپنے دل کو مدینہ بنالو
تو ہوجائیں گے رونما چاند تارے

نعت شریف

سرکارِ مدینہ کا وہی نورِ نظر ہے
جو پنجتنِ پاک پہ قربان اگر ہے

اے جذبِ جنوں ہوش میں آ سامنے تیرے
محبوبِ خدا سیدِ ابرار کا در ہے

سب نظریں جھکا لیجے ادب سے سرِ محشر
کچھ دیر میں اس راہ سے زہرہ کا گزر ہے

جب چاہے جسے چاہے وہ ہشیار بنادے
دیوانہ سرکار کی کچھ ایسی نظر ہے

کہتے ہیں غلامانِ نبی وقتِ مصیبت
سرکار ہیں موجود تو کس بات کا ڈر ہے

مزمل و مدثر و یٰسیں کہیں طٰہٰ
قرآن میں یوں ذکرِ شہہِ جن و بشر ہے

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
اس نعتِ مقدس کی یہی پیاری بحر ہے

رکھتا ہوں فرید ان کے میں روضہ کا ارادہ
کس درجہ مبارک یہ مرا شوقِ سفر ہے

نعت شریف

ہر وقت ادھر اور ادھر ڈھونڈھ رہا ہوں
بس جلوہ گہہِ خیرِ بشر ڈھونڈھ رہا ہوں

تھک ہار کے آلامِ زمانہ سے الٰہی
اب سرورِ کونین کا در ڈھونڈھ رہا ہوں

گم ہونے کو اللہ کے جلووں کی ردا میں
میں عشقِ محمد کی ڈگر ڈھونڈھ رہا ہوں

کب تک میں رہوں دور درِ شاہِ امم سے
مسکن کے لئے طیبہ میں گھر ڈھونڈھ رہا ہوں

ہر وقت مجھے گنبد خضری نظر آئے
رب کر دے عطا ایسی نظر ڈھونڈھ رہا ہوں

لے جائے مجھے جو درِ محبوبِ خدا ﷺ تک
قسمت میں لکھا ایسا سفر ڈھونڈھ رہا ہوں

یہ سرور عالم کی محبت کی کا اثر ہے
رہتے ہیں مرے دل میں مگر ڈھونڈھ رہا ہوں

اپنوں سے وفاؤں کی میں امید لگاکر
بے لوث محبت کا ثمر ڈھونڈھ رہا ہوں

غرقاب فرید ان کی محبت میں، میں ہو کر
اللہ کی رحمت کے گہُر ڈھونڈھ رہا ہوں

نعت شریف

جس طرف بھی دیکھئے ہے شہرۂ خیر الوری
ہر طرف بکھرا ہوا ہے جلوۂ خیر الوری

حسن پر اسکے فدا ہیں عرش و فرش سبھی
رشک فردوسِ بریں ہے روضۂِ خیرا لوری

مفلس و زردار ہو یا خویش و بیگانہ کوئی
سارا عالم کھا رہا ہے صدقۂِ خیرالوری

اک طرف صدیق ہیں اور اک طرف فاروق ہیں
کس قدر ہے پیارا پیارا قبۂِ خیرالوری

آج تک جتنے ہوئے یا ہوں گے جتنے حشر تک
سارے کنبوں سے ہے بر تر کنبۂ خیر الوری

اس کے بچے نیک سیرت بالیقیں بن جائیں گے
جو سنائے ان کو پڑھ کر قصۂِ خیر الوری

کیا بیاں ہو ان کی عظمت اے فریدِ بے نوا
فاطمہ ہیں در حقیقت بضعۂِ خیر الوری

نعت شریف

چھایا ابرِ سخا ہے مدینے چلو
رحمتوں کی گھٹا ہے مدینے چلو

بولی بادِ صبا ہے مدینے چلو
مژدہء جانفزا ہے مدینے چلو

بے نواؤ سنو غم کے مارے سنو
پانا گر مدعا ہے مدینے چلو

راہِ حقانیت راہِ عرفانیت
ہوتی سب کو عطا ہے مدینے چلو

صدقۂ تاجدارِ زمین و زماں
روز و شب بٹ رہا ہے مدینے چلو

خلد بھی جسپہ نازاں ہے اے دوستو
وہ درِ مصطفےٰ ہے مدینے چلو

ہے کرونا کا اک شور ہر سو بپا
دورِ رنج و بلا ہے مدینے چلو

ہند میں رہتے رہتے فریدِ نوا
میرا دل کہہ رہا ہے مدینے چلو

نعت شریف

بحسنِ نیت خلوصِ دل سے
قصیدہ ان کا لکھا کروں میں
الٰہی توفیق بخش دے تو
ہمیشہ ان کی ثنا کروں میں

کبھی پہنچ جاؤں میں جو طیبہ
تو حال ہو جائے میرا ایسا
انہیں کا چرچا کیا کروں میں
انہیں کی دھن میں رہا کروں میں

عطا ہو گوش و زباں کو میری
الٰہی رغبت یہ پیاری پیاری
نبی کی نعتیں پڑھا کروں میں
نبی کی نعتیں سنا کروں میں

جو قبر و محشر میں کام آ
نجات عقبیٰ میں جو دلائے
ہو جس میں عشقِ حبیبِ داور
نم ایسی ادا کروں میں

اے کاش ایسا مقام آئے
جنونِ الفت بھی کام آئے
رضاءِ محبوب کبریا میں
تلاش رب کی رضا کروں میں

نہ لائی اب تک تو کوئی مژدہ
پئے حضوریِ ارضِ طیبہ
کہاں تلک انتظار تیرا
بتا اے بادِ صبا کروں میں

بفیضِ خُلقِ رسولِ اکرم
عطا ہو فیاضیوں کی سرگم
فرید یہ آرزو ہے میری
ہر ایک دل میں بسا کروں میں

نعت شریف

وہ کبھی وفادارِ پنجتن نہیں ہوتا
جو رہِ شریعت پر گامزن نہیں ہوتا

جو خدا سے ڈرتا ہو مصطفیٰ پہ مرتا ہو
لغویاتِ دنیا میں وہ مگن نہیں ہوتا

ہوتی گر نہیں خلقت نورِ مصطفائی کی
یہ زمیں نہیں ہوتی یہ گگن نہیں ہوتا

عام کیجئے سب پر خُلق مصطفیٰ ہر دم
کوئی صاحبِ ایماں دل شکن نہیں ہوتا

ہو نہ جسمیں سچائی ہو نہ جسمیں اچھائی
وہ کلام اے لوگو با وزن نہیں ہوتا

بعدِ مرگ مرقد میں عاشقِ محمد کا
حشر تک کبھی میلا پیرہن نہیں ہوتا

گر لقب نہیں دیتے حضرت بدیع الدیں
تو کبھی جمال الدیں جانمن نہیں ہوتا

گر مہک نہیں پاتا عرقِ جسمِ احمد سے
گلستانِ عالم پر بانکپن نہیں ہوتا

اے فرید کہہ دیجے بات یہ مسلّم ہے
ان کا چاہنے والا پرفتن نہیں ہوتا

نعت شریف

محوِ حیرت ہے زمانہ شانِ سرور دیکھ کر
کہہ اٹھے سب وجد میں اللہ اکبر دیکھ کر

چاند و سورج اور ستارے شرم سے حیران ہیں
تاجدارِ انبیاء کا روئے انور دیکھ کر

حشر میں تشریف لاتے ہیں امام الانبیاء
باادب ہیں سر جھکائے اہل محشر دیکھ کر

اے خدا وہ دن بھی آئے روضۂ محبوب پر
نور آنکھوں کا بڑھائیں نوری منظر دیکھ کر

میری گردن میں پڑے طوقِ غلامی کے سبب
رشک کرتے ہیں سبھی اوجِ مقدر دیکھ کر

شربتِ دیدارِ احمد نوش کرتے تھے سبھی
حضرتِ اکبر کو ہمشکلِ پیمبر دیکھ کر

مہکی مہکی ہیں فضائیں اے فریدِ بے نوا
سرورِ کونین کی زلفِ معنبر دیکھ کر

نعت شریف

مرا ایمان ہو میرا یقیں ہو
شہا ہر شئ میں تم جلوہ نشیں ہو

تری الفت مرے دل میں مکیں ہو
تری چوکھٹ ہو اور میری جبیں ہو

شہا نورِ الٰہ العالمیں ہو
بھلا پھر کون تم جیسا حسیں ہو

مرے سرور کی اعلی شخصیت پر
کہاں ممکن کوئی بھی نکتہ چیں ہو

گنہگاروں کو کیوں ہو فکرِ محشر
مدد پر جب شفیع المذنبیں ہو

مری بالیں پہ ہوں نور مجسم
الٰہی جب بھی وقت آخریں ہو

تمہارے ناز پر سو جاں سے قرباں
نگاہِ کبریا میں نازنیں ہو

کرم ہوتا ہے سب پر تیرا یکساں
وہ عالی مرتبت یا کمتریں ہو

تمہارا حامی و ناصر ہے مولیٰ
فریدِ زار تم کیوں کر حزیں ہو

نعت شریف

ہے کرتی یاد گھر بھر کو سدا صغری مدینے میں
فراق و ہجر کی اوڑھے ردا صغری مدینے میں

وصال اکبر و شبیر اور عباس کی خاطر
ابھی بھی منتظر ہے باخدا صغری مدینے میں

کبھی زہرہ کی تربت پر کبھی نانا کے روضے پر
ملن کی کرتی ہے بس التجا صغری مدینے میں

سہے جاتی ہے گھر والوں کی فرقت کی چبھن دل پر
سمجھ کر اپنے مالک کی رضا صغری مدینے میں

جو آتا ہے کوئی زائر تو اس کو اشکباری سے
سناتی ہجر کا ہیں واقعہ صغری مدینے میں

کب آئیں گے مرے بابا کوئی اتنا بتا دیجے
سبھی سے پوچھتی تھی بارہا صغری مدینے میں

نعت

رحمتِ دو جہاں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سرور این و آن محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح کون و مکاں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جانِ ہر گلستاں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق کی داستاں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وجہہِ کون ومکاں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرکزِ نور اور رحمت ہے
وہ مدینہ جہاں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فکر محشر بھلا ہو کیوں ہم کو
شافع عاصیاں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد رب کون سب سے افضل ہے
آ گیا بر زباں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دل ہے فرید نورانی
اس میں جلوہ کناں محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت

زہے قسمت جنہوں نے نقشِ پاءِ مصطفیٰ پایا
پہنچنے کا خدا تک ہے انہوں نے راستہ پایا

کرم اتنا ہوا مجھ پر کہ ہر اک مدعا پایا
بفیض پنجتن میں نے عروج و ارتقا پایا

نصیبہ دیکھئے کتنا حسیں اور بے بہا پایا
خدا کا شکر ہے ہم نے حبیب کبریا پایا

وفورِ عشقِ احمد کا بڑا عمدہ صلہ پایا
یہاں پر بھی مزہ پایا وہاں پر بھی مزہ پایا

کسی بھی دیکھنے والے نے جب دیکھا جہاں دیکھا
تو ذاتِ سرورِ کونین کو معجز نما پایا

بہا ڈالے ہیں دھارے آب کے پچھّم سے پورب تک
مدارِ پاک کا جب شاہ یاسیں نے عصا پایا

غلامانِ رسالت میں فریدِ بے نوا ہم نے
کسی کو متقی پایا کسی کو پارسا پایا

نعت

جل اٹھا عشق احمدی کا چراغ
جس سے روشن ہے زندگی کا چراغ

چاہئے فقرِ بوذری کا چراغ
کیا کروں لے کے خسروی کا چراغ

فوج اعداء سے کہہ کے حر یہ چلا
مل گیا ہے مجھے علی کا چراغ

نقشِ پاءِ نبی کی صورت میں
ہے مرے پاس رہبری کا چراغ

دل ہے روشن نبی کے جلووں سے
پھر جلاؤں میں کیوں کسی کا چراغ

رب تعالی پسند کرتا ہے
اپنے بندے کی عاجزی کا چراغ

مصطفیٰ کے جمال کے آگے
ماند ہے حسن یوسفی کا چراغ

خانۂ دل میں کیوں جلاؤں میں
سرکشی اور خود سری کا چراغ

ہے تمنا فرید کی آقا
یونہی جلتا رہے خوشی کا چراغ

نعت

اوج پر جو مری تقدیر ہے معلوم نہیں
عشقِ احمد کی یہ تاثیر ہے معلوم نہیں

فرض ہیں روزہ، زکٰوتہ اور نمازیں تم پر
صاف قرآن میں تحریر ہے معلوم نہیں

وہ زمیں جس پہ قدم رکھّے مرے آقا نے
مرکز رحمت و تنویر ہے معلوم نہیں

روضۂ پاکِ حسین ابن علی و زہرہ
ہو بہو خلد کی تصویر ہے معلوم نہیں

آبرو دینِ محمد کی بچائی جس نے
آخری سجدۂ شبیر ہے معلوم نہیں

دل بھی جھک جاتے ہیں اغیار کے جسکے دم پر
ایسی اخلاق کی شمشیر ہے معلوم نہیں

جب مقدر کے شکنجے میں کوئی پھنستا ہے
کام آتی نہیں تدبیر ہے معلوم نہیں

جا رہا ہے تو فرید ان کے درِ اقدس پر
یہ ترے خواب کی تعبیر ہے معلوم نہیں

نعت

آخرت میں سکوں اس نے پایا نہیں
جس نے سجدہ میں سر کو جھکایا نہیں

بن کے نور خدا کا حسیں آئنہ
مصطفی کے سوا کوئی آیا نہیں

حق میں شبیر کے کربلا بول اٹھی
ان کے دل میں کوئی موہ مایا نہیں

پڑھ کے لاحول جب ہم نے دم کر لیا
وسوسہ پھر کوئی پاس آیا نہیں

کربلا میں ہے جو بھوکہ پیاسا لڑا
کوئی شکوہ زباں پر وہ لایا نہیں

فوجِ باطل میں سبطِ شہہِ انبیاء
تھا اکیلا مگر خوف کھایا نہیں

وہ حسینی کہاں ہے فریدِ نوا
جس نے عہد وفا کو نبھایا نہیں

نعت

کچھ نہ فرد عمل ہمارے ہیں
ہم تو سرکار کے سہارے ہیں

مصطفٰے و علی حسین و حسن
یہ محمد کے ماہ پارے ہیں

مرتے دم تک نہ بھول پائے گا
جس نے طیبہ میں دن گزارے ہیں

عشق احمد کی لو اٹھی دل میں
سرد غم کے ہوئے شرارے ہیں

شمش پلٹا قمر ہوا ٹکڑے
ہوگئے ان کے جب اشارے ہیں

ہر غلامِ رسول اکرم کے
ہر جگہ اوج پر ستارے ہیں

بیخودی میں فرید خود ہم نے
جان و دل سب انہیں پہ وارے ہیں

نعت

دہن مصطفی کا ذقن مصطفی کا
ہے نورِ علیٰ نور تن مصطفی کا

زمیں مصطفی کی گگن مصطفی کا
دوعالم ہیں بیشک چمن مصطفی کا

زمانے کی گردش ٹھہر سی گئی تھی
ہوا جب خدا سے ملن مصطفی کا

ابو بکر نے دم میں پایا سکوں ہے
ملا جب لعاب دہن مصطفی کا

نچھاور ہے خوشبوءِ گلہائے عالم
معطر ہے ایسا بدن مصطفی کا

یقیناً وہ پا جائے ہر ایک نعمت
جو اپنا لے امت چلن مصطفی کا

فرید اپنی ہستی لٹا دونگا ان پر
کہ دیوانہ ہے میرا من مصطفی کا

نعت شریف

رحمت کون و مکاں کا آستانہ چھوڑ کر
در بدر ہم کیوں پھریں ماویٰ و ملجا چھوڑ کر

صرف ان کی یادیں ہوتی ہیں تصور میں مرے
نعت کہتا ہوں نبی کی فکرِ دنیا چھوڑ کر

مصطفیٰ نے انکی پیشانی کو چوما اس گھڑی
آگئے اسلام میں جب کفر حمزہ چھوڑ کر

زائروں کا واپسی کو دل نہیں ہوتا یہاں
روضۂ پر نور کا موسم سہانا چھوڑ کر

ان کے صدقے میں ہمیں ملتی ہیں ساری نعمتیں
کب بھلا ہوگا کسی کا ان کا صدقہ چھوڑ کر

بعدِ مردن ہاتھ پھر ملنا پڑیں نہ دوستو
کیجئے ذکر الٰھی ہر بہانہ چھوڑ کر

آرزو کب ہوگی پوری اپنے دل کی اے فرید
جائیں گے طیبہ کو کب ہم اپنا قصبہ چھوڑ کر

نعت

در پر تمہارے اے مرے سرکار آ گئے
دامن پسارے مفلس و زردار آ گئے

منکر نکیر کرتے تھے پرشش اسی گھڑی
مجھ کو بچانے قبر میں سرکار آ گئے

صبحِ ازل سے شامِ ابد تک کے واسطے
بن کر حضور سید و سالار آ گئے

تسکینِ ذہن و قلب کی تحصیل کے لئے
میرے لبوں پہ نعت کے اشعار آ گئے

رکھ لیجئے گا لاج شہنشاہِ دوجہاں
دست طلب اٹھائے طلبگار آ گئے

نادِ علی کو پڑھ کے ملیں کامیابیاں
دشمن کبھی جو بر سرِ پیکار آ گئے

کرکے طوافِ خانۂ کعبہ فرید ہم
محبوبِ رب کے حاضرِ دربار آ گئے

نعت شریف

دعاءِ براہیم پوری ہوئی ہے
نویدِ مسیحا کی جلوہ گری ہے

ہر اک شئی کے چہرہ پہ چھائی خوشی ہے
کہ تشریف ذاتِ نبی لا رہی ہے

ہر عاشق کے لب پر نبی یا نبی ہے
زمانے میں دھوم ان کی ایسی مچی ہے

مقدر کی معراج پانے کی خاطر
درِ آمنہ پر حلیمہ کھڑی ہے

شہہِ انبیاء کی ولادت کی شب کو
زمیں کیا فلک پر بھی محفل سجی ہے

زمین و زماں نے کہا مسکرا کر
مبارک ہو آقا کی جلوہ گری ہے

ہو بعدِ ولادت یا ہو وقتِ رحلت
نبی کی زباں پر فقط اُمتی ہے

ادب سے صفیں باندھے حاضر ملک ہیں
ولادت نبی کی ہوئی جس گھڑی ہے

سحر ہوگئی تب بحکم شہہ دیں
بلال حزیں نے اذاں جب پڑھی ہے

مرادوں سے پر کرنے دامن کو اپنے
محمد ﷺ کے روضے پہ دنیا پڑی ہے

فرید ان کی یادیں دلاسا ہیں دیتیں
رلاتی مجھے جب کبھی بے کسی ہے

نعت شریف

میرے سرکار نے بھر پور حمایت کی ہے
جب بھی فریاد کبھی وقتِ ضرورت کی ہے

اس نے لاریب حقیقت میں ہے دیکھا ان کو
جس نے بھی خواب میں آقا کی زیارت کی ہے

بخش ڈالا ہے گنہگاروں کو رب نے اس دم
حشر میں جب شہہِ محشر نے شفاعت کی ہے

طَلَعَ البدرُ علینا سے ہے واضح سب پر
کیا حسیں حضرتِ حسّان نے مدحت کی ہے

اس کو خوشنودیء رحمن ہوئی ہے حاصل
جس نے بھی نور مجسم کی اطاعت کی ہے

میرے سرکار نے معراج کی شب اقصیٰ میں
انبیاء اور رسولوں کی امامت کی ہے

امتی مجھ کو بنایا ہے فرید آقا کا
کس قدر مجھ پہ الٰہی نے عنایت کی ہے

نعت

ہو مومن تو رکھو بس احمد مختار سے رشتہ
منافق ہیں یقینا جو رکھیں کفار سے رشتہ

قینا رکھتے ہیں وہ خلق کی تلوار سے رشتہ
جنہوں جوڑ رکھا ہے حسیں کردار سے رشتہ

ہوا کرتا ہے رشتہ جس طرح پھولوں کا گلشن سے
غلاموں کا ہے ویسے ہی درِ سرکار سے رشتہ

یقیناً محترم ہے دوجہاں میں،جو بھی رکھتا ہے
حسینِ پاک کے نقشِ سمِ رہوار سے رشتہ

مقدر کی تمہارے تیرگی آقا مٹادیں گے
جو عاشق ہو تو رکھو جذبۂ ایثار سے رشتہ

خلوص و پیار اور الفت مری عادت میں شامل ہے
میں رکھتا ہوں محبت کا شہہِ ابرار سے رشتہ

نہ جانے کب تمہیں گمراہیت میں مبتلا کردے
نہیں رکھنا کبھی تم دین کے غدار سے رشتہ

حضور پنجتن کی پاک الفت قلب میں رکھو
جو رکھنا ہو اگر تم کو فریدِ زار سے رشتہ

سلام

یا جمیل الشیم یا شفیع الوریٰ
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر
آپ کر دیجئے ہم پہ لطف و عطا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

میرا دامن مرادوں سے بھر دیجئے
اور بگڑا مقدر بنا دیجئے
مونسِ بیکساں یا حبیب خدا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

کاش مل جائے اذنِ حضوری ہمیں
روضۂ پاک پر جاکے ہم سب پڑھیں
یا شفیع الامم س رورِ انبیا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

جس پہ قرباں ہیں عالم کی سب رونقیں
ہیں جہاں رحمتیں ہیں جہاں برکتیں
آپ کا ہے در ہے سرکار جنت نما
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

پہنچے معراج کو جب شہہ دوجہاں
تھا فرشتوں کے اس وقت ورد زباں
مصطفیٰ مجتبیٰ اے شہہ دوسرا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

حکم قرآن ہے رب کا فرمان ہے
تاجدار دو عالم کی یہ شان ہے
مومنو دل سے کہتے رہو دائما
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

زندگی بھر فرید نوا آپ کا
یونہی کرتا رہے تذکرہ آپ کا
نازش دوجہاں محرم کبریا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

نعت

خدا کے بعد جو سب سے معظم اور برتر ہے
محمد مصطفٰے صل علی محبوب داور ہے
وہی یاسین و طٰہ ہے وہی ہر اک کا سرور ہے
جو محبوبِ خدا ہے اور شفیعِ روزِ محشر ہے
کرم اس کا سدا ہر ایک پر ہوتا برابر ہے
وہ رحمت اور عطاءِ کبریا کا اک سمندر ہے
بغیرِ حبِّ احمد کوئی مومن ہو نہیں سکتا
محبت ان سے کرنا لازمی ہم سب کے اوپر ہے
وہاں کا حسن اور رعنائیاں اعلان کرتی ہیں
منور نورِ وحدت سے رسول پاک کا در ہے
وہ جس نے دین احمد پر فدا گھربار کر ڈالا
وہ نورِ چشمِ زہرہ حضرتِ سبطِ پیمبر ہے
ذرا قربت تو دیکھو بعدِ رحلت بھی شہہِ دیں کے
ادھر فاروقِ اعظم ہے ادھر صدیق اکبر ہے

فریدِ زار مجھ کو گمرہی کی فکر ہو کیونکر
حسین ابن علی سبطِ نبی جب میرا رہبر ہے

نعت

دینِ نبی سے کتنی ہے الفت نہ پوچھئے
اسلام سے حسین کی چاہت نہ پوچھئے
سورج اگایا چاند کو دو ٹکڑے کر دیا
دست رسول پاک کی قدرت نہ پوچھئے
مکھی شہد کی تم کو بتائے گی بر ملا
اسمِ محمدی کی حلاوت نہ پوچھئے
مداح ان کا خود ہے خدا وندِ ذو الکرم
مجھ سے مرے حضور کی مدحت نہ پوچھئے
اس میں نہاں ہے عشقِ شہنشاہ ِ دوجہاں
میرے دل غریب کی عظمت نہ پوچھئے
نا آشنا سا ہوگیا دنیاوی درد سے
یادِ نبی کے درد کی لذت نہ پوچھئے
بدر و اُحد ہو یا ہو وہ ہجرت کا واقعہ
صدیق کی رسول سے قربت نہ ہوچھئے
جاری کیا ہے نیل کو پیغام بھیج کر
حضرت عمر کی شانِ کرامت نہ ہوچھئے
تنہا یزیدی فوج کے چھکے چھڑا دیئے
شیرِ خدا کے شیر کی ہمت نہ پوچھئے
کرتے ہی رہئے دین کی خدمت فرید بس
کیسی ملے گی آپ کو اجرت نہ پوچھئے

نعت

رحمت کون و مکاں ہیں۔۔۔۔ یہ بتا دیتے ہیں
جب بھی دیتے ہیں تو دامن سے سوا دیتے ہیں

ڈوبتی ناؤ کو۔۔۔۔۔ پل بھر میں ترا دیتے ہیں
جب بھی منجدھار میں آقا کو صدا دیتے ہیں

جو بھی عشاق ہیں اک حکم پہ شاہ دیں کے
جان اور مال سبھی۔۔۔۔۔ اپنا لٹا دیتے ہیں

یہ ہے اخلاق کا معیار۔۔۔۔۔۔۔ مرے آقا کے
گالیاں سن کے بھی دشمن کو دعا دیتے ہیں

وہ وفادار نبی ۔۔۔۔۔ ہو نہیں سکتے ہر گز
ہوکے مسلم جو کسی کو بھی دغا دیتے ہیں

حوصلہ بخش ۔۔۔۔۔ کے سرکار ہر اک غازی کے
اکھڑے قدموں کو بس اک پل میں جما دیتے ہیں

رب کی بخشش سے ہر اک شئ کا فرید عاصی
مصطفی جان کرم ۔۔۔۔ غیب بتا دیتے ہیں

نعت

طیبہ کی رہگزار ہو اور پائے آرزو
مولی کسی طرح سے یہ بر آئے آرزو

تقدیر کا ستارہ یقینا چمک اٹھے
جس کو در رسول پہ لے جائے آرزو

جب مژدۂ حضوریٔ طیبہ ------ ہمیں ملے
تب کھل اٹھیں گے قلب میں گلہائے آرزو

یارب کبھی یہ موقع میسر ہو زیست کو
ساغر سرور و کیف کے چھلکائے آرزو

گر مدعائے دید مدینہ نصیب ہو
دامن ہزار شوق سے پھیلائے آرزو

رکھیں زباں پہ ورد درود و سلام کا
جن کو در حبیب پہ ----- پہنچائے آرزو

ہجر غم حبیب کی لذت اٹھایئے
جب تک فرید آپ کو تڑپائے آرزو

نعت

اے آنے والو جو دربار مصطفے آؤ
دل و نظر میں لئے عشق بے بہا آؤ
ملے گا چلنے سے جس پر در شفا آؤ
بتاؤں آپ کو ----- اک ایسا راستہ آؤ
وہ راستہ ہے محمد کے در کا اے لوگو
چلو وہیں پہ عقیدت سے سر جھکا آؤ
کیا ہے انگلی سے دو نیم ماہ کامل کو
سناؤں آپ کو ----- آقا کا معجزہ آؤ
دیار نور مجسم سے آ رہی ہے صدا
یہاں ملے گی تمہیں دولت بقا آؤ
فراز عرش سے شاہنشہ دو عالم کو
ہوا یہ حکم کہ نعلین زیر پا آؤ
یقین جانو مقدر کو جگمگا دیں گے
جلا کے ان کی محبت کا تم دیا آؤ

فرید زار ہے محصور کچھ مصائب میں
مدد کو اس کی ----- شہنشاہ دوسرا آؤ

نعت

یاد قرآنِ مقدس کی ہدایت رکھنا
دل میں تم آلِ پیمبر کی محبت رکھنا

فقر میں کیسے بسر کرنا ہے ہستی اپنی
یاد بوذر کی سدا شانِ قناعت رکھنا

سر خروئی کے لئے شرط ہے اہل ایماں
سرورِ دین سے ہر حال میں الفت رکھنا

کامیابی کے لئے پیارے مسلماں ہر دم
سامنے سیرتِ سرکار رسالت رکھنا

ہے نہیں پاس مرے حسن عمل کی دولت
لاج سرکار مری روز قیامت رکھنا

رہبرِ قوم یہ تجویز رہے پیشِ نظر
سربراہی کے لئے جذبۂ خدمت رکھنا

عشقِ محبوبِ خدا ہونا ضروری ہے فرید
جان کر قلب میں ہردم اسے نعمت رکھنا

نعت شریف

آمنہ کے ماہ پارے مصطفیٰ کی روشنی
ہے ہمارے واسطے لطف و عطا کی روشنی

کافروں کے دل منور ہو گئے اسلام سے
روزِ فتحِ مکہ پھیلی جب دعا کی روشنی

غور سے پڑھیئے ذرا تاریخ میلاد النبی
اس میں ہے اب بھی رقم ام القریٰ کی روشنی

مرحبا صد مرحبا خیرالبشر کی شکل میں
مل گئی دنیا کو اب فضل خدا کی روشنی

جسطرف بھی دیکھیئے پھیلی ہوئی ہے اسطرف
رحمت للعالمیں شمش الضحیٰ کی روشنی

سیرتِ خیرالامم سے کی ہے حاصل بالیقیں
عہد ایفاء کرنے والوں نے وفا کی روشنی

ہوگئی ہر شئ منور اے فریدِ بے نوا
پھیلی جب کونین میں شمعِ حرا کی روشنی

نعت شریف

حضوری ہوگی میری جب کبھی خضریٰ کی چھاؤں میں
یقینا پاؤ نگا ۔۔۔۔۔ میں ہر خوشی خضریٰ کی چھاؤں میں

سناؤں گا جب اپنی بیکسی خضری کی چھاؤں میں
کرم فرمائیں گے مجھ پر نبی خضری کی چھاؤں میں

ملیگی جسم و جاں کو تازگی خضری کی چھاؤں میں
بسر ہو کاش اپنی زندگی خضری کی چھاؤں میں

مقدر سے درِ سرکار پر جو موت آجائے
تو پاجاؤں حیاتِ سرمدی خضریٰ کی چھاؤں میں

ہر اک زائر مسرت ۔۔۔۔۔ سے یہی کہتا نظر آیا
بلا شک کھل گئی دل کی کلی خضری کی چھاؤں میں

ہو جنت یا جہاں بھر کے عجائب کا کوئی نقشہ
مناسب ہی نہیں منظر کشی خضری کی چھاؤں میں

فریدِ زار ان کو ہوگیا ۔۔۔۔۔۔۔۔ دیدار آقا کا
ہیں پہنچے جس گھڑی زندہ ولی خضری کی چھاؤں میں

نعت شریف

ہیں آپ انبیاء کی مناجات کی دلیل
رب العلیٰ کی ساری عنایات کی دلیل

تیرے سبب خدا نے بنائے ہیں کُل جہاں
تیرا وجود ارض و سماوات کی دلیل

روزہ نماز و صبر ہیں اور حج دوستو
جنت میں داخلے کے نشانات کی دلیل

ہے آسماں پہ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ
روشن سحر ہے رب کی ملاقات کی دلیل

پتھر کے بدلے دینا دعائیں حریف
کو
ہے مصطفی کے حسن خیالات کی دلیل

ہاں دورِ اونچ و نیچ میں سن میرے ہمنوا
اسلام بن کے آیا مساوات کی دلیل

اخلاق کے خلاف ہے بیشک ہے یہ سہی
ظالم پہ ظلم کرنا مُکافات کی دلیل

بیشک فرید سیرتِ قطب المدار ہے
انصاف و عدل اور کرامات کی دلیل

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

نورِ وحدت کے کنول حسنِ شریعت کے گلاب
کھل اٹھے ہیں قلب میں آقا کی الفت کے گلاب

بزمِ عالم میں مہک اٹھے ہیں رحمت کے گلاب
جب نبی آئے ہیں لے کر امن و راحت کے گلاب

آپ کے آنے سے بت خانوں میں آیا زلزلہ
کر گئے سب کو معطر رب کی وحدت کے گلاب

بعدِ مردن ان کو جو جیتے ہیں حق کے واسطے
قبر میں بخشے خداء پاک جنت کے گلاب

نقشِ پائے مصطفی پر گامزن ہو جایئے
گر اگانا ہیں تمہیں عقبیٰ میں عشرت کے گلاب

حضرتِ صدیق و فاروق و غنی مولا علی
واسطے امت کے ہیں چاروں ہدایت کے گلاب

ہے دعاء خاص مولی والدہ کے واسطے
آبِ رحمت سے رہیں تر ان کی تربت کے گلاب

کتنے بے دینوں نے پائی ہے مہک اسلام کی
برسے ہیں جب رحمت عالم کی رحمت کے گلاب

سر خروئی کو دو عالم میں فریدِ بے نوا
ماخذ و حاصل بنیں آقا کی سیرت کے گلاب

نعت شریف

جب آئے تو اخلاص کے کردار میں آئے
اللہ کے محبوب کے دربار میں آئے

بن مانگے ہی بھر جائے گا امید کا دامن
منگتا جو کوئی کوچۂ سرکار میں آئے

کردیں جو نچھاور شہہ کونین پہ سب کچھ
پھر کتنا مزہ جذبۂ ایثار میں آئے

دل کی یہ تمنا ہے کہ وہ ماہ مدینہ
اک لمحہ کو آئینۂ دیدار میں آئے

مل جائے جو موقع در سلطان جہاں پر
پڑھنے کا مزہ نعتیہ اشعار میں آئے

رفعت پہ فدا اسکی ہے کیواں کی بلندی
مفلس جو کوئی حلقۂ ابرار میں آئے

اللہ کے محبوب کی الفت کا خزینہ
اے کاش کبھی حصۂ نادار میں آئے

پڑھتے ہوئے نعتیں اے شہنشاہِ دو عالم
اک روز فرید آپ کے دربار میں آئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

دل میں جلوہ نشیں محمد ہیں
میرا دین و یقیں محمد ہیں

حسنِ یوسف بھی دیکھ شرمائے
آپ اتنے حسیں محمد ہیں

کتنا اچھا ہے باہمی رشتہ
رب جہاں ہے وہیں محمد ہیں

ناز جنکے اٹھائے خود مولیٰ
کس قدر نازنیں محمد ہیں

شب میں معراج کی الٰہی کے
دیکھو کتنے قریں محمد ہیں

وجہہِ تخلیقِ عالمیں ہمدم
اور کوئی نہیں محمد ہیں

دیکھئے انکی شان اور رفعت
آج عرشِ بریں محمد ہیں

چاند جن پر نثار ہوتا ہے
ایسے مہر مبیں محمد ہیں

اس کا دل ہے ------- فرید نورانی
جس کے دل میں مکیں محمد ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

شفاعت کا نبی کے سر پہ جب سہرہ سجا ہوگا
لبوں پر ہر کسی کے مرحبا صد مرحبا ہوگا
نگاہوں سے ہر اک عاصی نبی کو تک رہا ہوگا
زباں پر مصطفی صل علی صل علیٰ ہوگا
یقینا پورا اسدم دل کا میرے مدعا ہوگا
نبی کے شہر اقدس میں مرا جب داخلہ ہوگا
چلے جتنی بھی چالیں پر نہ شیطاں کا بھلا ہوگا
اگر عشق رسالت آپ کے دل میں بھرا ہوگا
خدا سے جو بھی مانگے گا تجھے بیشک عطا ہوگا
محمد کے وسیلے سے تو جب محوِ دعا ہوگا
وہ جس دن نفسی نفسی کا عجب عالم بپا ہوگا
تو اس دن شافعِ محشر کا سب کو آسرا ہوگا
اندھیرا چھٹ گیا ہوگا ۔۔۔۔۔ اجالا ہو رہا ہوگا
لحد میں سامنے جب چہرۂ شمس الضحیٰ ہوگا
وہ لمحہ زندگانی کا مسرت سے بھرا ہوگا
نظر کے سامنے جب روضۂ خیرالوریٰ ہوگا

فرید اس وقت قسمت کا ہر اک گلُ کھل اٹھا ہوگا
مدد پر جب تمہاری شافعِ روز جزا ہوگا

نعت شریف

تفرق کا ہر ایک بت توڑ ڈالو
مدینے کو وحدت کا مرکز بنالو
غموں سے ملے گی تمہیں رستگاری
غمِ مصطفیٰ کو دلوں میں بسالو

درِ مصطفیٰ اب قریب آرہا ہے
جبینِ عقیدت کو اپنی سجالو
وسیلہ ملا ہے وَلَو اَنَّھُم سے
گنہگارو آؤ خطا بخشوا لو

کہے گا سرِ حشر ہر ایک عاصی
شفیعِ دوعالم خدارا بچالو
کہاں سو رہے ہو مرے نوجوانوں
اٹھو اپنے احساسِ دیں کو جگالو

ہیں سرکار اول ہیں سرکار آخر
اسی بات پر اپنا ایقاں جما لو
یقیں رکھو مل جائے گا نورِ ایماں
دیا عشقِ احمد کا دل میں جلالو

فریدِ حزیں اب چلو سوۓ طیبہ
وہاں چل کے ارمان دل کے نکالو

نعت شریف

خلافِ دیں کسی آواز کو اٹھنے نہیں دینگے
کبھی ہم پرچم اسلام کو جھکنے نہیں دینگے

اگر اللہ نے چاہا۔۔۔۔۔۔ حسیں کردار سے اپنے
کبھی اسلاف کی توقیر ہم گھٹنے نہیں دیں گے

اگرچہ کوششیں شیطان ایماں چور کرڈالے
مگر ہم دولت ایمان کو لٹنے نہیں دینگے

ہو ظالم جتنا طاقتور مگر ہم عہد کرتے ہیں
یتیموں اور بیواؤں کو اب دبنے نہیں دینگے

ہمارے دل میں بستی ہے محبت پیارے آقا کی
اب اسمیں اور کی الفت کو ہم بسنے نہیں دینگے

یہ اسلامی چمن ہے گل یہاں کھلتے ہیں الفت کے
یہاں پودا کوئی نفرت کا اب اگنے نہیں دینگے

گناہوں سے بچائیں گے سدا دامن فرید اپنا
خدا کے فضل سے دھبہ کوئی لگنے نہیں دینگے

شبِ معراج

ہر ایک فرشتہ ہے خراماں شبِ معراج
ہے عرش پہ ہر سمت چراغاں شبِ معراج

ممکن ہی نہیں جانا جہاں انس و ملک کا
پہنچے ہیں وہاں فخرِ رسولاں شبِ معراج

بلوا کے قریں اپنے شہنشاہ زمن کو
اللہ نے کی شان نمایاں شبِ معراج

یہ کون ہے ؟ جو قربِ الٰہی میں ہے پہنچا
ادراک بھی ہے دیکھ کے حیراں شبِ معراج

دے کر کے نمازیں پئے امت شہہِ دیں کو
بخشی ہیں خداوند نے خوشیاں شب معراج

امت کی رہائی کے لئے عرشِ عُلیٰ پر
مہمان بنے شافعِ عصیاں شبِ معراج

کر لیجے عبادت اے فرید حزیں جم کے
پانا ہو اگر رحمتِ یزداں شبِ معراج

نعت شریف

سوا حضور کے ہو کوئی تو بتائے ذرا
جو زخم کھاکے بھی طائف میں مسکرائے ذرا
ہے کوئی جو مرے دل کی لگی بجھائے ذرا
مرے حضور کی نعتیں مجھے سنائے ذرا
سواء شافعِ محشر گناہ گاروں کو
ہے کون جو سرِ محشر انہیں بچائے ذرا

یقیں نہ ہو جسے سرکار کی شفاعت پر
وہ روزِ حشر خداوند کو منائے ذرا
ہزاروں غم ہیں مرے ننھے قلب کے اندر
مرا یہ حال نبی کو کوئی سنائے ذرا
جو قصرِ کفر کو مغلوب کرنا چاہے اگر
تو دل سے نعرۂ تکبیر پھر لگائے ذرا
طلب ہو جس کو خداوند کی عطاؤں کی
وہ پہلے عشقِ محمد میں ڈوب جائے ذرا

فرید اس پہ نچھاور مسرتیں ہوں گی
غمِ حسین کوئی دل میں گر بسائے ذرا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

یہاں رب کا محبوب جلوہ نشیں ہے
بہت ہی مگن آج عرشِ بریں ہے

مرا دل ہے انوار و رحمت کا مرکز
کہ اس میں محبت تمہاری مکیں ہے

یہاں جلوہ فرما ہیں محبوبِ داور
مثالِ مدینہ کہیں بھی نہیں ہے

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
مجھے مصرعہ حیدری پر یقیں ہے

تو حاضر ہے دربارِ محبوبِ رب میں
اے زائر ترے حال پر آفریں ہے

تمہارے سوا اے شہنشاہِ عالم
کوئی بھی نہیں میرے دلکے قریں ہے

زمانے میں دیکھا جہاں بھر میں ڈھونڈا
محمد کے جیسا نہ کوئی حسیں ہے

جو مرضی ہے اُنکی وہ مرضی ہے اُسکی
محمد جہاں ہیں خدا بھی وہیں ہے

فریدِ حزیں تو نے معراج پالی
درِ مصطفیٰ پر تری اب جبیں ہے

رمضان مبارک

آرزو سب کی بر آئی رمضان میں
ہوگی سب کی مسیحائی رمضان میں

ابرِ رحمت برسنے کو تیار ہے
رحمتوں کی گھٹا چھائی رمضان میں

روزہ رکھ اور قرآن پڑھ مستقل
کر عمل سے خود آرائی رمضان میں

ہو زکوٰۃ اور صدقہ کہ حسنِ عمل
ہوگی سب کی پذیرائی رمضان میں

رحمت و مغفرت کی طلب ہے اگر
پیشِ رب کر جبیں سائی رمضان میں

ماہِ کامل بھی حیرت میں ہے دیکھ کر
روئے صائم کی رعنائی رمضان میں

تنگدستوں، فقیروں، غریبوں کی تم
خوب کیجے مدد بھائی رمضان میں

ایک اک اشک اس کا گہر بن گیا
آنکھ جس نے بھی برسائی رمضان میں

کر لیا قید رب نے شیاطین کو
ان سے ہم نے اماں پائی رمضان میں

مومنوں کا فریدِ عمل دیکھ کر
شکل شیطان مرجھائی رمضان میں

شبِ برات

ہر اک زباں پہ ہے ترا چرچا شبِ برات
تو ہے خداء پاک کا عطیہ شبِ برات
مانگو خداء پاک سے اس رات مغفرت
ہے مغفرت کا مومنو تحفہ شبِ برات
شب بھر کریں گے رب کی عبادات شوق سے
دن میں رکھینگے ہم سبھی روزہ شبِ برات
چاہو جو پوری رات بسر ہو ثواب میں
رکھ لو جناب پھر کوئی جلسہ شبِ برات
جو چاہو مانگ لو مرے بندو وفورِ شوق
دیتا صدا ہے ربِّ تعالیٰ شبِ برات
نارِ سقر سے ہم کو بچائے گی بالیقیں
محبوبِ کبریا کا ہے صدقہ شبِ برات

بخشش کے واسطے اے فریدِ حزیں سنو
احسان مومنوں پہ ہے رب کا شبِ برات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رمضان مبارک

خوب ہوگا بھلا اھلِ ایمان کا
آ گیا اب مہینہ ہے رمضان کا

اس مہینے میں دیتا ہے خلاّقِ کل
اجر ستر گنا ایک احسان کا

مصطفیٰ پر درودِ مقدس پڑھے
ہو مرض جس کسی کو بھی نسیان کا

ماہِ رمضاں کا ہر ایک روزہ رکھو
صاف ہے حکم لوگو یہ قرآن کا

مانگ لو مغفرت ربّ کونین سے
یہ مقدس مہینہ ہے غفران کا

رحمتوں، برکتوں سے جو بھر پور ہو
کون سا ماہ ہے بولو اس شان کا

اس نے پائی اماں اے فریدِ نوا
جس نے صدقہ نکالا اگر جان کا

نعت شریف

بعد از خدا حضور سا کوئی اہم نہیں
ہے کون جس کے سر پہ رداءِ کرم نہیں

جو ہیں خدا کے پیارے ولی انکو چھوڑ کر
ایسا ہے کون جس کو یہاں کوئی غم نہیں

در در جھکائے پھرتا ہے دنیا میں اپنا سر
اللہ کے حضور جبیں جس کی خم نہیں

جو صبر و شکر والا ہے بندہ کریم کا
اس کی زباں پہ شکوۂ رنج و الم نہیں

چلتے نہیں غلام کبھی ایسی راہ پر
جس راہ پہ حضور کا نقشِ قدم نہیں

معیارِ ضبط دیکھئے حضرت حسین کا
ہے جسم چور چور مگر آنکھ نم نہیں

اللہ جس کا حامی و ناصر ہے جب تلک
اس کو مٹادے کوئی کسی میں یہ دم نہیں

الفت رسولِ پاک کی دل سے فرید کے
جس حال میں رہے یہ مگر ہوگی کم نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

دیارِ نور میں برکت بہت ہے
جدھر دیکھو ادھر زینت بہت ہے
شعور و شوق میں چاہت بہت ہے
مجھے سرکار سے ------ الفت بہت ہے
فنا جو ہوگیا عشقِ نبی میں
وہی مومن ہے خوش قسمت بہت ہے
میں کیوں گھبراؤں سختیِٔ جہاں سے
رسولِ پاک ------ کی رحمت بہت ہے
بچانے کو ہمیں گمراہیوں سے
کلام اللہ اور عترت بہت ہے
امیہ سے بلالِ پاک ------ بولے

مرے ایمان میں طاقت بہت ہے
محمد کے پسینے کی مہک سے
بسی گلزار میں نکہت بہت ہے
محبت کے لئے آلِ نبی سے
کتاب اللہ کی آیت بہت ہے

بفضلِ پنجتن ہر اک جگہ پر
فریدِ زار کی شہرت بہت ہے

حمد باری تعالی

پنجتن کا واسطہ میرے خدا
علمِ دیں کر دے عطا میرے خدا

دنیوی افکار سے آزاد رکھ
از پئے خیرالوریٰ میرے خدا

میں بھی بن جاؤں جو تیرا فضل ہو
متقی اور پارسا میرے خدا

بخشدے صدقہ نبیؐ پاک کے
آل اور اصحاب کا میرے خدا

جسپہ چلکر تیری خوشنودی ملے
تو چلا وہ راستہ میرے خدا

بخششیں تیری اگر شامل رہیں
زندگی ہو خوشنما میرے خدا

تیری ذاتِ قدسیہ ہر ایک کی
عقل سے ہے ماوریٰ میرے خدا

سائباں ہو حشر کے میدان میں
تیری رحمت کی ردا میرے خدا

والدہ کو میری بہرِ پنجتن
خلد میں دینا جگہ میرے خدا

مجھ غریب و مفلس و نادار کا
کون ہے تیرے سوا میرے خدا

التجا ہے یہ فریدِ زار کی
اس کے دل کو دل بنا میرے خدا

حضرتِ قطب جہاں کے واسطے
رنج و غم سے کر رہا میرے خدا

التجا ہے یہ فریدِ زار کی
اس کے دل کو دل بنا میرے خدا

نعت شریف

بے عشق نبی جینا جو بے سود نہ ہوتا
یہ درد محبت مرا افزود نہ ہوتا
تخلیق نہ کرتا جو خدا نورِ محمد
تو خود بھی کبھی ظاہر و مشہود نہ ہوتا
سچائی سے بھر پور ہے یہ نعت کا مصرع
سرکار نہ ہوتے کوئی موجود نہ ہوتا
ہر صبح و مسا ذکر نبی کرتے تو ہم پر
دروازۂ برکت کبھی مسدود نہ ہوتا
ہرگز نہ بناتا مرا رب کون و مکاں کو
جو بھیجنا محبوب کو مقصود نہ ہوتا
ہم سجدہ کناں روضئہ سرکار پہ ہوتے
اللہ کے لئے سجدہ جو معہود نہ ہوتا
میں اڑ کے پہنچ جاتا درِ شاہِ امم پر
قسمت کا اگر دائرہ محدود نہ ہوتا

ہوتی نہ فرید ------ آمدِ سرکار مدینہ
بد بخت ہی ہوتے کوئی مسعود نہ ہوتا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

کسی کو عہدۂ دنیا کسی کو مال ملا
زہے نصیب مجھے آمنہ کا لال ملا
کشادہ ذہن ملا اور حسیں خیال ملا
غلامِ شافعِ محشر کو ہر کمال ملا
رسولِ پاک نے آسودہ کر دیا اس کو
اگر کہیں پہ کبھی کوئی خستہ حال ملا
اگرچہ ظاہری حالات کچھ بھی ہوں لیکن
ہر ایک عاشقِ احمد ہمیں نہال ملا
جوابِ حسنِ رسالت مآب عالم میں

نہ شرق و غرب و جنوب اور نہ شمال ملا
سنو اے دوستو الفت میں اہلِ دنیا کی
اگر ملا ہے کسی کو تو بس ملال ملا

فرید جذبۂ اخلاص اور نوازش میں
نبی کی آل کا ہر فرد بے مثال ملا
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

اوّل ہے دو عالم سے آخر میں جو آیا ہے
خود سایہ نہیں جس کا کونین کا سایہ ہے

از آدم و تا عیسیٰ پایا ہے بھلا کس نے
اعزاز جو آقا نے اللہ سے پایا ہے

سرکار کی آمد تھی مقصود اسی باعث
اس بزمِ دو عالم کو خالق نےسجایا ہے

تعظیمِ محمد تو یہ بھی ہے کہ خود رب نے
آدم کو ملائک سے جو سجدہ کرایا ہے

وہ رحمت عالم ہے وہ رشکِ نبوت ہے
وہ جس نے یتیموں کو سینے سے لگایا ہے

حسنین کا یہ رتبہ اللہ رے آقا نے
زانو پہ بٹھایا ہے کاندھے پہ اٹھایا ہے

اللہ قبول اسکو فرما جو فرید احمد
یہ نعتِ نبی لیکر اس بزم میں آیا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

ذکر جنت نہ حور کی باتیں
کیجئے بس حضور کی باتیں

نور ہی نور، نور کی باتیں
پیاری پیاری حضور کی باتیں

سب ہی ابلیسیت کی ضامن ہیں
کبر و نخوت غرور کی باتیں

دورِ الحاد میں خدا کے لئے
کیجئے کچھ شعور کی باتیں

آپ کے تذکرہ سے آتی ہیں
دل میں کیف و سرور کی باتیں

ذہن میں اپنے ہر گھڑی رکھئے
یہ قبور و نشور کی باتیں

آپ کا کام--------- بخشوانا ہے
میرا شیوہ قصور کی باتیں

ہے سفینہ بھنور میں اے آقا
ہیں کرم پر عبور کی باتیں

فکرِ عقبیٰ فرید کیا کرنا
ہیں یہ طیبہ سے دور کی باتیں

نعت شریف

مشیت نے محمد کا رخِ زیبا بنا ڈالا
وہ جن کے حسن نے عالم کو دیوانہ بناڈالا

کبھی رنجور رہتا ہوں کبھی مسرور رہتا ہوں
محبت کے نشے میں ہر گھڑی میں چور رہتا ہوں
مری دیوانگی نے مجھ کو بھی کیا کیا بناڈالا
مشیت نے محمد کا رخِ زیبا بنا ڈالا

کیا ہے چاند کو روشن جلا بخشی ستاروں کو
عطا تسکینِ روحِ زندگی کی غم کے ماروں کو
جسے چاہا ہے جب جیسا اسے ویسا بنا ڈالا
مشیت نے محمد کا رخِ زیبا بنا ڈالا

عرب کی سرزمیں پر کفر کی غارت گری توبہ
تری آمد کعبہ کے بتوں نے بھی کری توبہ
مدینے کو بھی تم نے خلد کا نقشہ بناڈالا
مشیت نے محمد کا رخِ زیبا بنا ڈالا

شہا توصیف آ سکتی نہیں ان چند سطروں میں
جمع کر کے تمہارے حسن کی تعریف شعروں میں
عقیدت کا فرید احمد نے گلدستہ بناڈالا
مشیت نے محمد کا رخِ زیبا بنا ڈالا

نعت شریف

جو ہے موسمِ مدینہ بڑا وجد آفریں ہے
جہاں دن بھی کیف پرور جہاں رات بھی حسیں ہے

میرا جذبۂ جنوں ہے رہِ مصطفیٰ پہ قائم
میری ہمّتوں کا اے دل میرا حوصلہ معیں ہے

چلے لوگ سوئے طیبہ لئے دھڑکنیں دلوں میں
یہی زادِ رہ سفر کا یہی رخت عازمیں ہے

کوئی نیکیاں نہیں ہیں کوئی خوبیاں نہیں ہیں
بجز عشق مصطفیٰ میرے پاس کچھ نہیں ہے

جو کہوں میں نعتِ سرور اے فرید اپنے منھ سے
یہ کرم ہے صرف ان کا کہ میرا یہ منھ نہیں ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قطع

للہ کوئی ظلم نہ کرنا غریب پر
میں تو تمہارا ظلم و ستم ہنس کے سہہ گیا

عرش خدا پہ پہنچی جو مظلوم کی صدا
ظالم کا ظلم پانی کی مانند بہہ گیا

(۱۱ جمادی المدار ۱۴۲۵ ھجری)

نعت شریف

سرکار کے دیار میں کیا اہتمام ہے
جاری ہر ایک لب پہ درود و سلام ہے

دوزخ کی آگ دوستو اس پر حرام ہے
کرتا جو ذکر رحمتِ کل صبح و شام ہے

لیتے ہی نام منہ کو فرشتے بھی چوم لیں
اللہ کے حبیب کا وہ پیارا نام ہے

حج کا فریضہ جس کا بھی مقبول ہوگیا
محبوب ہے خدا کا وہ عالی مقام ہے

اسریٰ کی شب حضور کی خدمت میں جبرائیل
حاضر ادب کے ساتھ بصد احترام ہے

کوئی نہیں جہاں میں امام کلام دوست
قرآن ہی جہاں میں امام الکلام ہے

طیبہ کی حاضری کا شرف بخش دیں اسے
سرکار یہ فرید بھی ادنیٰ غلام ہے

نعت شریف

نورِ خدا تم سب سے جدا تم ذات تمہاری عالی ہے
صل علی کے گیت سناتے ہر گل ہر اک ڈالی ہے

مدت سے ارمان یہ دل میں کروٹ لیتا ہے ہر دم
طیبہ بلا کر مجھ کو دکھائیں کیسی سنہری جالی ہے

کرب و بلا میں آلِ نبی کے قتل کے باعث آج تلک
وقتِ غروبِ شمس افک پر اب بھی چھائی لالی ہے

خیرِ امم کا رتبہ پایا تیری نسبت امت نے
تیری نسبت سے اے آقا سب نے عظمت پائی ہے

قلب و جگر ہے میرا منور تب سے اے میرے آقا
تیری محبت خانۂ دل میں جب سے میں نے پالی ہے

گھر تھا جو یثرب بیماری کا آج بنا ہے دار شفا
اس پر آقا جب سے تم نے چشم عنایت ڈالی ہے

فکر امت دل میں لے کر شافع انس و جاں بن کر
محشر میں اس شان سے آیا کون و مکاں کا والی ہے

خواجۂ بعث و نشر کی رحمت کام آئے گی تیرے فرید
ورنہ تیرے زادہء عقبی میں کیا نیک اعمالی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

عشق نبی کی مئے سے جو مخمور ہو گئے
غمہائے دو جہان سے وہ دور ہو گئے

اللہ والے اب بھی ہیں زندہ قبور میں
بس ظاھری نگاہوں سے مستور ہو گئے

جب سے تمہاری یاد کے روشن ہوئے چراغ
غم کے اندھیرے قلب سے کافور ہو گئے

شیطان کے ہی تابع جہنم کے مستحق
جو اپنے علم و فضل پہ مغرور ہو گئے

حق گوئی کو ملے نہ جہاں کوئی حوصلہ
ہم ایسی انجمن سے بہت دور ہو گئے

وہ کتنے خوش نصیب ہیں دنیا میں اے فرید
منسوب ہو کے ان سے جو مشہور ہوگئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

انساں کا جو ملک سے بھی اعلی مقام ہے
معراج مصطفی کا یہ فیضان عام ہے
دونوں جہاں میں لائق صد احترام ہے
میرے نبی کی ذات تو خیر الانام ہے
چودہ سو سال پہلے جو لائے تھے مصطفی
دنیا میں آج بھی وہی قائم نظام ہے
محشر میں جب میں جاؤں تو کہنے لگے یہ لوگ
وہ دیکھیے حضور کا آیا غلام ہے
نقش قدوم پاک محمد کی جستجو
میرے سجود شوق کو ہر ایک گام ہے
ہم تو غلام ساقی اے کوثر ہیں فکر کیا
گرمیء حشر کے لیے کوثر کا جام ہے
وہ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے نصیب میں
مکہ کی صبح اور مدینہ کی شام ہے
عشق رسول جس میں نہ ہو ایسی زندگی
بے کار ہے فضول ہے اور نا تمام ہے

جائے تو اے صبا جو دیار حضور میں
کہنا فرید نے تمھیں بھیجا سلام ہے

نعت شریف

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
آپ جیسا جہاں میں نہ آیا کوئی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

باعث خلق کون و مکاں آپ ہیں
ساری مخلوق پر مہرباں آپ ہیں
ظلمتوں کو ملی آپ سے روشنی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

سر اٹھائے تھی ہر سمت حیوانیت
مٹ چکی تھی زمانے سے انسانیت
آپ نے بخش دی امن اور آشتی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

لاج رکھ لیجئے گا خطاکار کی
مجھ سے بدکار کی اور سیہ کار کی
ہو سر حشر جب وہ عالم بیکسی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

ہے فرید آپ کے در کا ادنی گدا
اس پہ چشمِ عنایت ہو بہر خدا
اس کو حاصل ہو عرفان اور آگہی
یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

نعت شریف

میری پہچان گنبدِ خضری
روح ایمان گنبد خضری

عظمتیں ہیں دیار کعبہ کی
تجھ پہ قربان گنبد خضری

گویا جنت کی کیاریوں میں ہے
تیرا مہمان گنبد خضری

تیرے دیدار کو تڑپتے ہیں
اہل ایمان گنبد خضری

خانقاہوں میں ہے جہاں بھر کی
تیرا فیضان گنبد خضرہ

جلوہ فرما ہیں تجھ میں شاہ امم
تیری کیا شان گنبد خضری

دیکھ کاش اے فرید سبھی
ہے یہ ارمان گنبد خضری

نعت شریف

زمانے میں رسل آئے بہت سے انبیاء آئے
مگر خیرالوری بن کر حبیب کی کبریا آئے

ہر قلبِ پریشاں کے لئے بن کر دوا آئے
مبارک ہو جہاں میں رحمت ہر دوسرا آئے

سسکتی نسل انسانی کا بن کر آسرا آئے
انیس بے کساں حضرت محمد مصطفی آئے

اندھیرے ہو گئے ہیں ہاتھ مل کر دور خود اس سے
لحد میں جب کسی کی پرتو نور حرا آئے

ہو جس کا قلب خالی الفت آل محمد سے
تو پھر سرکار کی عظمت سمجھ میں اس کی کیا آئے

کیا ہے یاد طیبہ میں ہمیں محبوب یزداں نے
کبھی پیغام لے کر کاش یہ باد صبا آئے

تمنائے دلی ہے یہ فرید احمد شکوہی کی
دم آخر زباں پر مصطفی صل آئے

نعت شریف

نہ مہر و ماہ نہ اختر کی بات کرتے ہیں
نبی کے چہرہء انور کی بات کرتے ہیں

چمن کے ہنستے ہوئے پھول سرور عالم
ترے پسینہ اطہر کی بات کرتے ہیں

ہم اپنی تیرگئی دل کی روشنی کے لئے
خدا کے نور کے پیکر کی بات کرتے ہیں

گلاب و سنبل و نرگس چنبیلی اور بیلا
تمہاری زلف معنبر کی بات کرتے ہیں

تمام پیاس کے مارے فرید محشر میں
جناب ساقی کوثر کی بات کرتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تضمینی نعت بر کلام حضور
مجدد مرادآبادی علیہ الرحم

جو زندہ سنت خیر الانام کرتا ہے
جو ان کا ذکر زمانے میں عام کرتا ہے
نبی کے عشق میں جو صبح و شام کرتا ہے
دیار عشق میں پیدا مقام کرتا ہے

ہیں ان کی قربتیں حاصل تو ہے خدا حاصل
سوائے عشق نبی ہر نفس ہے لاحاصل
زمانہ رویا کرے عمر بھر تو کیا حاصل
نبی کی یاد میں رونا ہی کام کرتا ہے

مسرتیں تو جہاں میں سبھی کو ملتی ہیں
بہت کسی کو تو تھوڑی کسی کو ملتی ہیں
تمام نعمتیں رب کی اسی کو ملتی ہیں
جو خود کو عشقِ محمد میں تام کرتا ہے

تو خاندان نبی سے ہی ٹھانے بیٹھا ہے
اور اس پہ دعوہء عشق نبی بھی کرتا ہے
جو احترام نبی کا مزاج رکھتا ہے
نبی کی آل کا وہ احترام کرتا ہے

بہار آگئی ہر سمت لگنے لگتا ہے
غم و ہراس کا طوفان گھٹنے لگتا ہے
دلوں میں نور کا ساگر امنڈنے لگتا ہے
کرم عرب کا جو ماہ تمام کرتا ہے

نبی کے عشق سے معمور جس کا تن من ہے
نصیب جس کو مدار جہاں کا دامن ہے
وہ انتخاب قدیری ہی مرد آہن ہے
منافقوں کا جو جینا حرام کرتا ہے

رسول پاک کی توصیف دائما کرنا
فرید ذکر محمد جگہ جگہ کرنا
معاندین نبی کو چراغ پا کرنا
نبی کا چاہنے والا یہ کام کرتا ہے

نعت شریف

ہے رضائے رب تعالی ہی رضائے مصطفی
خالق اکبر کو بھائی ہے ادائے مصطفی

اللہ اللہ فیض نعت سرور کونین سے
ایک خوش قسمت نے پائی ہے رضائے مصطفی

دیکھیے تو منصب الفقر فخری کا مقام
بادشاہوں سے ہے بڑھ چڑھ کر گدائے مصطفی

کون ختم المرسلیں ہے کون وجہ کائنات
کون محبوب خدا ہے ماسوائے مصطفی

بہر تخلیق دو عالم سرور کونین ہیں
اور تخلیقِ دو عالم ہے برائے مصطفی

وقت پیدائش ہو یا وقت نزع یا حشر ہو
رب ھب لی امتی ہے بس دعائے مصطفی

حضرت قطب الوری کی مہربانی سے فرید
بن گیا ہے تو بھی اک مدحت سرائے مصطفی